# ''الجزیرہ'' کا مشکوک کردار اور چند اہم سوالات

## الجزیرہ ٹی وی کا مالک کون ہے؟

## قطر جیسے ملک میں الجزیرہ کی آزادی کیوں؟

قطر کے وزیر خارجہ شیخ حمد بن جاسم سے جب بھی میں نے الجزیرہ ٹی وی کے بارے میں سوالات کیے تو انھوں نے ان کے جوابات گول کر دیے۔ الجزیرہ ٹی وی چینل کی پراسراریت عوام الناس میں روز بروز بڑھتی جا رہی ہے۔ اسی چینل کے ایک پروگرام میں جو براہ راست نشر ہو رہا تھا، میں نے سوال کیا کہ کیا قطر نے امریکی فوج کو اپنے اڈے استعمال کرنے کی اجازت دے رکھی ہے نیز امریکی طیارے قطر کی فضائی حدود سے گزر کر پڑوسی ممالک پر حملہ کرتے ہیں اور یہی ملک الجزیرہ چینل کو اسامہ بن لادن اور الزرقاوی کے مفادات کے لیے بھی استعمال کرتا ہے۔ اس سوال کے بعد الجزیرہ چینل نے میرے خلاف وسیع مہم چلائی، الجزیرہ اور قطر کے متضاد رویہ بعض سادہ لوح افراد کے لیے ایک معمہ بن چکا ہے۔ درحقیقت الجزیرہ ایک ''پروپیگنڈہ'' چینل ہے۔ اس نے ایک نیا ڈرامہ رچایا ہے کہ صدر بش، الجزیرہ کے دفتر پر بمباری کرانے کا ارادہ رکھتے تھے۔ اس ڈرامے سے یہ تاثر دینے کی کوشش کی گئی کہ الجزیرہ کی سپر پاور کے ساتھ محاذ آرائی چل رہی ہے۔

الجزیرہ اور قطر کے حوالے سے میرے پاس چھ مثالیں ہیں۔ جن کو پیش کرنے کے بعد مجھے امید ہے کہ قارئین خود ہی فیصلہ کر لیں گے کہ الجزیرہ کا اصل روپ کیا ہے؟ حکومت قطر نے اسرائیل کے ساتھ علی الاعلان تجارتی تعلقات قائم کیے جس کے کچھ عرصے بعد اسرائیل نے دوحہ میں اپنے تجارتی دفتر کا افتتاح کیا۔ عین اسی دن الجزیرہ چینل نے فلسطینیوں پر ڈھائے جانے والے مظالم کے خصوصی پروگرام دکھائے اور ایک نیا پروگرام شروع کیا جسے ''الجزیرہ فورم'' کا نام دیا گیا اور ناظرین کو دعوت دی گئی کہ وہ اسرائیل کے خلاف اپنے تاثرات بیان کرنے کے لیے ہم سے رابطہ کریں۔ دنیا کے مختلف ممالک سے ناظرین نے فون کیے اور اسرائیل کی زبردست مذمت کی۔ یہ پروگرام اس وقت نشر ہو رہا تھا جب قطر میں اسرائیل کا تجارتی

دفتر الجزیرہ آفس کے پہلو میں کھولا جا چکا تھا اور یہودی دوحہ میں دندناتے پھر رہے تھے۔ دوحہ میں دو متضاد مناظر دیکھنے کو مل رہے تھے۔ ایک طرف الجزیرہ میں اسرائیل کے خلاف مذمت کا سلسلہ جاری تھا تو دوسری طرف دوحہ میں اسرائیلی تجارتی دفتر کے افتتاح کے موقع پر اعلیٰ ذمہ داران کی مشترکہ تقاریب منعقد کی جارہی تھیں۔

دوسری مثال اسرائیل نائب وزیر تعلیم کی ہے جنھیں قطر کی شیخہ موزہ رفاہی تنظیم نے قطر کے تعلیمی اداروں کے دورے کی دعوت دی۔ اسرائیلی وفد جس وقت قطر کے تعلیمی اداروں کا دورہ کر رہا تھا اور تعلیمی نصاب میں ردوبدل کی تجاویز دے رہا تھا اس وقت الجزیرہ پر ایک ایسے شخص کو مدعو کیا گیا جو یہودیوں کو ملعون قوم قرار دے رہا تھا اور چلا چلا کر کہہ رہا تھا کہ امریکہ اور اسرائیل، عرب ممالک میں تعلیمی نصاب سے قرآن کریم کی بعض آیات کریمہ حذف کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ بعد میں معلوم ہوا کہ پروگرام میں ''چلانے والا'' شخص امیر قطر سے ۳ لاکھ ڈالر سالانہ وصول کرتا ہے اور اس کا کام یہ ہے کہ وہ الجزیرہ چینل کے ذریعے عوام الناس کو اپنے انداز میں گمراہ کرے۔ اس طرح کے لوگ کبھی اسلام کا لبادہ اوڑھ کر اور کبھی عرب قومیت کے بہروپ میں اسرائیل کے اثر ونفوذ پر لوگوں کی توجہ ہٹانے میں مشغول رہتے ہیں۔

الجزیرہ پر ایک مدت سے ''مع ہیکل'' نامی پروگرام دکھایا جا رہا ہے۔ ہیکل ''مصر کا ایک معروف صحافی ہے مگر افسوس کہ الجزیرہ اسے اپنے مذموم مقاصد کے لیے استعمال کر رہا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ اس کے اس پروگرام کو مطلوبہ اہداف حاصل ہوتے ہی بند کر دیا جائے گا۔

اسی ضمن میں ایک اور مثال الجزیرہ پر پیش کیے جانے والے مباحثے کے کمپیئر فیصل القاسم کی ہے۔ ان کا پروگرام اس وقت عروج کو پہنچا جب امریکی افواج نے اپنے اڈے قطر منتقل کیے۔ فیصل القاسم، الجزیرہ کے مذکورہ پروگرام میں امریکی افواج کی مذمت کر رہا تھا اور امریکی ایف۔۱۵ طیارے بغداد پر بم برسا رہے تھے۔ ایک معصوم سا سوال یہ ہے کہ احمد منصور مزاحمت کاروں کے جن ٹھکانوں کی عکاسی کرتے تھے انہی پر امریکی طیارے بمباری کیوں کرتے تھے؟ احمد منصور کی کہانی بھی بڑی عجیب ہے۔ ایک مرتبہ وہ میرے دفتر آئے تو ان کے ساتھ عبدالرحمٰن العمودی نامی شخص بھی آیا۔ دونوں کے گہرے تعلقات تھے۔ الجزیرہ پر العمودی کو امریکہ میں اسلامی تنظیموں کا رہنما بنا کر پیش کیا جاتا تھا۔ یہ وہی العمودی ہے جو آج کل امریکی ریاست ورجینیا کی ایک جیل میں قید ہے۔ اس پر سعودی شاہ عبداللہ بن عبدالعزیز کے قتل کی سازش رچانے کا الزام ہے۔

ایک اور ڈرامہ ''تیسیر علونی'' بھی ہے جسے الجزیرہ میں بڑے دھڑلے سے پیش کیا جاتا ہے۔ مذکورہ شخص افغانستان میں الجزیرہ کا نمائندہ تھا۔ عراق کی جنگ کی نقشہ کشی بھی اسی نے کی۔ بعدازاں اسے اسپین نے القاعدہ کے ساتھ روابط کے الزام کے تحت گرفتار کر لیا۔ یہاں بھی ایک معصوم سا سوال ہے کہ ''کونسا قاعدہ؟'' اسامہ بن لادن کا یا العدید قاعدہ؟ (یعنی قطر میں العدید نامی امریکی فوجی اڈہ)

ساحل فروری ۲۰۰۶ء

الجزیرہ چینل سے ایک پروگرام سری للغایہ (انتہائی خفیہ) نشر ہوتا ہے جس کا روح رواں یسری فودہ ہے۔ یہ وہی شخص ہے جس نے القاعدہ کے رہنما رمزی شیبہ سے پاکستان میں انٹرویو کیا تھا اور اس انٹرویو کے نشر ہونے کے دو دن بعد ہی امریکی انٹیلی جنس نے رمزی کو گرفتار کر لیا تھا۔ یہاں پھر ایک معصوم سا سوال ہے کہ یسری فودہ نے رمزی شیبہ کو گرفتار کرانے کے لیے کیا کردار ادا کیا تھا؟

یہ اور اسی طرح کے دیگر معصوم سے سوالات، عام ناظر کے ذہن میں بھی ابھرتے ہیں مگر انھیں ان کا جواب کہیں سے نہیں ملتا۔ عام ناظر یہ کیسے یقین کر سکتا ہے کہ سپر پاور سربراہ الجزیرہ کو نشانہ بنانے کا سوچ رہا ہے۔ کہیں یہ ایک نیا ڈرامہ تو نہیں؟ کیونکہ الجزیرہ بہت جلد انگریزی میں نیا چینل شروع کرنے والا ہے۔ برطانیہ کے اخبار ''ڈیلی مرر'' کو اسی نے یہ دلیل پیش کی تھی کہ صدر بش نے ٹونی بلیئر سے کہا تھا کہ وہ الجزیرہ کو نشانہ بنانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ یہ خبر شائع ہوتے ہی مختلف مغربی ممالک میں الجزیرہ کی حمایت میں جلوس نکلے۔ جن کو الجزیرہ نے ہی براہِ راست نشر کیا۔

قطری وزیر خارجہ سے جب بھی میں الجزیرہ کے بارے میں کوئی سوال کرتا ہوں تو وہ کہتے ہیں کہ الجزیرہ جیسے آزاد چینل کو بند کرنے کے لیے قطر پر امریکہ سمیت مغربی ممالک کا بے انتہا دباؤ ہے۔ میں ان کی بات سن کر مصنوعی حیرت کا اظہار کرتے ہوئے کہتا ہوں ''لا یا شیخ'' (یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں؟)

[بشکریہ: مامون فندی ''الشرق الاوسط'' ترجمہ: روزنامہ ''اردو نیوز'' جدہ، ۱۸/دسمبر ۲۰۰۵ء، نقیب ختم نبوت]

[الجزیرہ ٹی وی کے بارے میں ساحل نے دسمبر کے شمارے میں کچھ جھلکیاں دی تھیں۔ درج بالا رپورٹ ساحل کے موقف کی بخوبی وضاحت کرتی ہے الجزیرہ ٹیلی ویژن کی ملکیت امیر قطر کے پاس ہے۔ ان کی ریاست امریکہ کی وفادار حلیف ہے، ان کے ملک میں بڑا امریکی اڈہ قائم ہے لیکن الجزیرہ ٹیلی ویژن امریکہ اور اسرائیل کے خلاف مہم چلا رہا ہے اور القاعدہ اسامہ بن لادن کی تشہیر کا فریضہ انجام دے رہا ہے اور اس کے لیے سرمایہ کاری بھی کی جا رہی ہے کیوں؟ القاعدہ اور بن لادن کی تمام کیسٹیں، پیغامات صرف الجزیرہ کو وصول ہوتے ہیں۔ یہ کام اتنی رازداری اور خفیہ طریقے سے ہوتا ہے کہ آج تک امریکہ ان کیسٹ پہنچانے والوں کو نہ پکڑ سکا نہ ان کی شناخت ہو سکی۔ اچانک الجزیرہ کے دفتر میں کوئی کیسٹ، ویڈیو، بیان پھینک کر چلا جاتا ہے، پھینکنے کا عمل اس قدر معتبر ہے کہ الجزیرہ بغیر تصدیق کے یہ بیانات فوری نشر کر دیتا ہے۔ امریکی کیمرے اور سٹیلائٹ یہ کام کرنے والے کی شناخت سے قاصر ہیں۔ یہ تمام مشکوک عمل، الجزیرہ اور امریکہ کے ربط باہم کا عملی اظہار ہیں۔ عالم اسلام کو صدر ناصر، عیدی امین، یاسر عرفات، بھٹو، معمر القذافی، سوہارتو، ضیاء الحق اچھی طرح یاد ہیں جنھیں مغربی ذرائع ابلاغ نے ایک زمانے میں عالم اسلام کے عظیم رہنماؤں کا درجہ دے دیا تھا اور عوام کالانعام اس پر ایمان لے آئے تھے لیکن سب کی حقیقت اس وقت کھلی جب حقیقت کھلنے کا کوئی فائدہ نہ تھا۔]

ساحل فروری ۲۰۰۶ء